احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 23 فروری 2001ء

روزنامہ CPL 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

جمعہ 23 فروری 2001ء 28 ذیقعدہ 1421 ہجری - 23 - تبلیغ 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 45

بہت بڑی خیانت

حضرت نواس بن سمعانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی کو ایک بات بتائے جس میں وہ تجھے سچا سمجھ رہا ہو مگر در اصل تو اس میں جھوٹا ہو-

(مسند احمد - حدیث نمبر 16977)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بدکاری فسق و فجور سب گناہ ہیں- مگر یہ ضرور دیکھا جاتا ہے کہ شیطان نے جو یہ جال پھینکا ہے اس سے بجز خدا کے فضل کے کوئی نہیں بچ سکتا- بعض وقت یونہی جھوٹ بول دیتا ہے مثلاً بازیگر نے دس ہاتھ چھلانگ ماری ہو تو محض دوسروں کو خوش کرنے کے لئے یہ بیان کر دیتا ہے کہ چالیس ہاتھ کی ماری ہے- اس قسم کی شرارتیں شیطان نے پھیلا رکھی ہیں اس لئے چاہئے کہ تمہاری زبانیں تمہارے قابو میں ہوں- ہر قسم کے لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرنے والی ہوں- جھوٹ اس قدر عام ہو رہا ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں- درویش- مولوی' قصہ گو- واعظ اپنے بیانات کو سجانے کے لئے خدا سے نہ ڈر کر جھوٹ بول دیتے ہیں- اور اس قسم کے اور بہت سے گناہ ہیں جو ملک میں کثرت کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں-

قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے- جیسا کہ فرمایا ہے (-) دیکھو یہاں جھوٹ کو بُت کے مقابل رکھا ہے- اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بُت ہی ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے- جیسے بُت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا- جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو- اگر جھوٹ بولنے والے چاہیں کہ ہمارا جھوٹ کم ہو جائے' تو جلدی سے دور نہیں ہوتا- مدت تک ریاضت کریں- تب جا کر سچ بولنے کی عادت ان کو ہو گی-

(ملفوظات جلد دوم ص 265-266)

☆☆☆☆☆

سہ سالہ انتخاب عہدیداران

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان

یکم جولائی 2001ء تا 30 جون 2004ء

☆محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان تحریر فرماتے ہیں-

جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد 30 جون 2001ء کو ختم ہو رہی ہے- آئندہ تین سالوں یکم جولائی 2001ء تا 30 جون 2004ء کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں- جس کے لئے 15 اپریل 2001ء کی میعاد مقرر کی جاتی ہے- اس میعاد کے اندر تمام عہدیداران کے انتخابات ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جائیں- تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جاسکیں-

جملہ انتخابات عہدیداران قواعد کے مطابق ہونے چاہئیں- تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو-

جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخابات عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو- بہتر ہو گا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ و معلمین و انسپکٹران مال آمد یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے-

ربوہ میں قربانی کرانے والے احباب

احباب جماعت جو دارالضیافت کے ذریعہ عید کے موقع پر جانوروں کی قربانی کروانے کے خواہش مند ہوں ان کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب ذیل حساب سے اپنی رقم 4 مارچ 2001ء تک بھجوا دیں

قربانی بکرا	3500 روپے
حصہ گائے	1700 روپے

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

اللہ تعالیٰ کی حیا سے کیا مراد ہے

قرآن اور سائنس کا ایک پُر حکمت مضمون

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ سورہ بقرہ کی آیت 27 کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

اب یہ آیت کریمہ ہے جس کا حیا سے تعلق ہے۔ اس مضمون کو بھی تفصیل سے سمجھانے کی ضرورت ہے کہ حیا کیا ہوتی ہے اور کبھی اللہ حیا کرتا ہے۔ یعنی اللہ بھی حیا کرتا ہے اور کبھی اللہ حیا نہیں کرتا۔ کبھی رسول بھی حیا کرتا ہے اور کبھی رسول حیا نہیں کرتا۔ تو حیا کے کون سے مواقع ہیں اور حیا نہ کرنے کے کون سے مواقع ہیں۔ اس ضمن میں جو حیا والی آیت اس وقت میرے سامنے ہے وہ میں پڑھوں گا تو سہی مگر اس کی تفصیل سے تشریح کی ضرورت نہیں کیونکہ **اس آیت کریمہ سے متعلق میں نے اپنی کتاب 'Revelation' میں بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور ایک پورا لمبا Chapter' ایک باب اس پر وقف ہے۔ پس وہ لوگ جن کو انگریزی آتی ہے وہ وہاں سے اس کا مطالعہ کر لیں۔** تو اس آیت کے معنے کہ خدا کیوں نہیں شرماتا' جبکہ دوسرے مقامات پر اللہ تعالیٰ کے شرمانے کا بکثرت ذکر ملتا ہے۔ تو انسان کو بھی وہاں نہیں شرمانا چاہئے جہاں خدا کی شان ہے کہ نہیں شرمانا اور جہاں شرمانے کا حق ہے وہاں ضرور شرمانا چاہئے۔ یہ شرمانے کا مضمون کہاں آپ پر لازم ہے اور کہاں لازم ہے کہ نہ شرمائیں۔

وہ آیت کریمہ یہ ہے (-) (سورۃ البقرہ آیت 27) یقیناً اللہ نہیں شرماتا کہ ایک مچھر کی مثال بیان فرمائے فما فوقھا اور اس کی جو اس پر ہے۔ فوقھا کا ایک معنیٰ تو اکثر آپ تراجم میں پڑھتے ہوں گے یہ وہ معنی ہیں جو اس آیت کی گہرائی میں اترنے کے لئے سمجھنے ضروری ہیں ورنہ اس کے فوق پہ ہی رہیں گے اور اس کے اندر نہیں اتر سکیں گے۔

(فرمایا) مچھر کے اوپر کیا ہے۔ اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے کہ مچھر کے علاوہ اس سے کم تر مثال۔ حالانکہ فما فوقھا کا یہ مطلب نہیں ہے۔ میں نے مختلف اہل لغت جو بڑے ائمہ لغت ہیں ان کا مطالعہ کر کے دیکھا ہے حضرت امام راغب اس مضمون پر خوب کھل کے روشنی ڈالتے ہیں کہ فوقھا کا معنی ہے جو اس پر چڑھا ہوا ہے' اور زمین کی مثال' پہاڑوں کی مثالیں یہ ساری مثالیں دے کر واضح فرماتے ہیں کہ فوقھا کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو مچھر پر ہے اور مچھر پر کیا ہوتا ہے۔ مچھر پر اس بیماری کے جراثیم چڑھے ہوئے ہوتے ہیں جو دنیا میں سب سے زیادہ مہلک بیماری ہے۔ دنیا میں جتنی اموات ہوتی ہیں براہ راست یا بالواسطہ اس بیماری سے تعلق رکھتی ہیں یعنی ان کی بھاری اکثریت نہ کبھی جنگوں سے ایسی تباہی آئی نہ کسی وبا سے اتنی موتا موتی ہوئی جتنا ملیریا کے نتیجے میں ہوتی ہے۔ ملیریا سے براہ راست مرنے والوں کی تعداد بھی کروڑ تک پہنچ جاتی ہے اور ملیریا جو اثرات پیچھے چھوڑ جاتا ہے اس سے بھی کروڑہا اموات ہوتی رہتی ہیں اور بیماریاں لگی رہتی ہیں۔ اب سندھ کے علاقے میں لوگ جانتے ہیں کہ ان کو مچھروں کی بیماریاں لگ جاتی ہیں' گنٹھیا ہو جاتا ہے' سل ہو جاتی ہے اور نمونیہ سے مر جاتے ہیں یہ ساری خرابی دراصل مچھر نے کی ہوئی ہے۔ مچھر نے کاٹ کاٹ کے ان کو ایسا بخار چڑھایا جس میں انسان چادر اوڑھ لیتا ہے اور جب بخار ٹوٹتا ہے تو انسان چادر اتار دیتا ہے اور اس قدر سردی ماحول میں ہوتی ہے کہ وہ اس فرق کی وجہ سے بڑا سخت بیمار ہو جاتا ہے۔ تو یہ تو بہر حال تفصیلی بحثیں ہیں ان میں میں اب یہاں نہیں جانا چاہتا مگر میں سمجھ رہا ہوں کہ جن علاقوں میں ملیریا ہے وہ جانتے ہیں کہ مچھر کی کیسی بڑی تباہی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اس سے شرماتا نہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ **مچھر پیدا کرنے میں کچھ گہرے راز ہیں۔ ان بیماریوں کے نتیجے میں انسانی ارتقاء میں مدد ملی ہے اور انہی بیماریوں کے نتیجے میں جو مچھر نے پھیلائی ہیں جانوروں میں بھی آغاز سے بہت زیادہ ارتقاء کی طرف قدم اٹھا ہے اور انسان کے اندر جو مدافعاتی نظام ہے وہ سارا مچھر کی بیماری کے نتیجے میں مقابلے کی کوشش میں پیدا ہوا ہے۔** اب یہ مضمون ایسا ہے جو ایک علم کا جہان اپنے اندر رکھتا ہے اور اسی طرف اصل میں اشارہ ہے۔ اللہ کا یہ مطلب نہیں کہ میں بیماریاں پیدا کرنے سے نہیں شرماتا۔ فرمایا تم جس کو سمجھتے ہو کہ قابل شرم بات ہے تم سوچتے نہیں کہ وہ قابل شرم بات نہیں وہ قابل افتخار بات ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو تم آج اتنی ترقی نہ کر سکتے اور اس ترقی میں اس چھوٹے سے کیڑے نے دخل دیا ہے اور اس چیز نے فما فوقھا جس کو یہ اٹھائے پھرتا ہے۔

تو یہ بہت ہی گہرا اور دلچسپ مضمون ہے اور یہاں سے حیا کرنا اور حیا نہ کرنا ہم پر واضح ہو جاتا ہے۔ اگر حیا کریں تو بظاہر لوگ سمجھیں کہ حیا کرنے میں ہماری سبکی ہے لیکن اگر آخری صورت میں ہماری حیا کا مقصد اصلاح ہے اور وہ اصلاح بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے تو اپنی حیا سے شرمانا نہیں چاہئے۔ اس آیت کا مفہوم پھر یہی بنے گا کہ اللہ اپنی حیا سے نہیں شرماتا کیونکہ وہ حیا فائدہ مند ہے۔ اس حیا کے نتیجے میں تمہارے لامتناہی فوائد منسلک ہیں' اس سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ وہ لوگ جنہوں نے انکار کر دیا کہتے ہیں یا کہیں گے (-) کہ اللہ نے اس مثال سے کیا ارادہ کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کیسی فضول سی مثال ہے مچھر سے نہیں شرماتا۔

(فرمایا) وہ اس مثال کے ذریعے بہتوں کو گمراہ بھی ٹھہرا دیتا ہے یا گمراہ کر دیتا ہے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بھی بنتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ہے' کفار نہیں کہہ رہے۔ کفار تو کہتے ہیں (-) خدا نے یہ کیسی فضول سی مثال دے دی ہے۔ اللہ فرماتا ہے یہ مثال فضول نہیں اسی مثال کے نتیجے میں بہت سے ایسے ہیں جو گمراہ ہو جائیں گے اور صرف نقصانات اٹھائیں گے جیسے ملیریا' بعضوں کو تو مار کے ہی چلا جاتا ہے ان کو کوئی فائدہ نہیں دیتا اور بعض ایسے ہیں جن کو فائدہ پہنچتا ہے۔ تو فرمایا اسی مثال پر غور کرنے کے نتیجے میں بہت سے لوگ ہیں جو اللہ کی عظمتوں کے مزید قائل ہوتے چلے جائیں گے اور کثرت سے ایسے اللہ کے بندے ہیں جن کے لئے یہ مثال اس پہلو سے فائدہ مند ہوگی۔

اور یضل بہ کے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے وہ لوگ مراد ہیں جو اس کے ظواہر کو دیکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں نہایت فضول' بے معنی مثال ہے جس کے نتیجے میں وہ اور بھی زیادہ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن (-) اس سے اللہ تعالیٰ سوائے فاسقوں کے' سوائے بدکرداروں کے اور نافرمانوں کے کسی کو گمراہی میں نہیں بڑھاتا۔ تو یہ آیت کریمہ ہے جس کا مضمون اب احادیث نبویہ کے حوالے سے میں شروع کرتا ہوں۔ یہی کیفیت آنحضرت ﷺ کے طرز عمل میں بھی دکھائی دیتی ہے کہیں شرماتے ہیں' کہیں نہیں شرماتے۔ کہیں اتنا شرماتے ہیں کہ دیکھنے والے کہتے ہیں کنواری عورت سے بھی زیادہ شرم ہے۔ کہیں ایسی باتیں کہتے ہیں کہ جس سے عام لوگ شرما جائیں مگر آپ قطعاً نہیں شرماتے۔ تو یہ مضمون کیا ہے جب تک ہم سمجھیں گے نہیں ہمیں علم نہیں ہو سکے گا کہ ہمیں کہاں شرمانا چاہئے اور کہاں نہیں شرمانا چاہئے۔

الفضل 8 فروری 99ء

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار
لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار
(درثمین)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

جنت ماں کے قدموں تلے ہے اور والد جنت کا بہترین دروازہ ہے

اللہ اور رسولؐ کے حکم کے مقابل پر والدین کی اطاعت جائز نہیں

حضرت سعدؓ نے والدہ کے حکم پر اسلام کا دامن چھوڑنے سے انکار کر دیا

حضرت ام حبیبہؓ نے اپنے مشرک والد کو رسول اللہؐ کے بستر پر بیٹھنے کی اجازت نہیں دی

قسط اول

عبدالسمیع خان ایڈیٹر الفضل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور (کہا ہے کہ) اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات میں بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک قرار دے حالانکہ اس کا تجھے کوئی علم نہیں تو تو ان دونوں کی فرمانبرداری نہ کر کیونکہ تم سب نے میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے اور میں تمہارے عمل (یعنی نیکی بدی) سے تم کو واقف کروں گا۔

(العنکبوت 9)

اس آیت کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

ماں باپ جن کی اطاعت اور فرمانبرداری کی خدا نے سخت تاکید فرمائی ہے۔ خدا کے مقابلہ میں اگر وہ کچھ کہیں تو ہرگز نہ مانو۔ فرمانبرداری کا پتہ مقابلہ کے وقت لگتا ہے۔ کہ آیا فرماں بردار اللہ کا ہے یا کہ مخلوق کا۔ ماں باپ کی فرماں برداری کا خدا نے اعلیٰ مقام رکھا ہے اور بڑے بڑے تاکیدی الفاظ میں یہ حکم دیا ہے۔ ان کے کفر و اسلام اور فسق و فجور یا دشمن اسلام وغیرہ ہونے کی کوئی قید نہیں لگائی اور ہر حالت میں ان کی فرمانبرداری کا تاکیدی حکم دیا ہے۔ مگر مقابلہ کے وقت ان کے متعلق بھی فرما دیا کہ (۔) اگر خدا کے مقابلہ میں آ جاویں تو خدا کو مقدم کرو۔ ان کی ہرگز نہ مانو......

غرض نفس ہو یا دوست ہوں۔ رسم ہو یا رواج ہوں۔ قوم ہو یا ملک ہو۔ ماں باپ ہوں یا حاکم ہوں۔ جب وہ خدا کے مقابلہ میں آ جاویں یعنی خدا ایک طرف بلاتا ہے اور یہ سب ایک طرف تو خدا کو مقدم رکھو۔ (حقائق الفرقان جلد 3 ص 231)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد ہے:

فرماتا ہے۔ ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق بڑی تاکید کی ہے کہ ان سے نیک سلوک کیا جائے۔ ہاں اگر وہ تم سے اس بات کے لئے جھگڑیں کہ تم کسی کو میرا شریک قرار دے دو۔ جس کا تمہیں کوئی علم نہیں تو پھر ان کی بات نہ مانو۔ یعنی مومن کو جب اس کے ماں باپ سے اچھا معاملہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ مومن خدا تعالیٰ سے جو ماں باپ سے بھی زیادہ محسن ہے اچھا معاملہ نہ کرے۔ اور جب ماں باپ خدا تعالیٰ کے خلاف کوئی بات کہیں تو ان کی بات کو رد نہ کرے۔ بہر حال اس استثناء کے سوا ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے اور ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کرے۔

(تفسیر کبیر جلد 7 ص 592 نظارت اشاعت ربوہ)

حیرت انگیز نمونے

اس آیت کی تعمیل میں صحابہ رسول ﷺ اور بزرگوں نے عظیم الشان اور حیرت انگیز نمونے دکھائے ہیں۔

اگر سو جانیں ہوں

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اپنی والدہ کے بے حد فرمانبردار اور خدمت گزار تھے۔ انیس سال کا سن تھا کہ آپ کو آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ماں کو علم ہوا تو اسے سخت رنج ہوا اور اس نے قسم کھائی کہ جب تک سعد نئے دین کو نہ چھوڑیں گے میں نہ کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی اور نہ ان سے بات چیت کروں گی چنانچہ اس قسم کو پورا کیا حتیٰ کہ تیسرے دن بے ہوش ہو گئی اور نقاہت کی وجہ سے اسے غش پر غش آنے لگے۔ اسے اپنے سعادت مند فرزند سے یہ امید تھی کہ اسے مسلسل فاقہ اور تکلیف کی حالت میں دیکھ کر اس کا کہا ضرور مان لے گا اور دین حق سے برگشتہ ہو جائے گا اور ایمان کو اس کی خوشنودی پر قربان کر دے گا لیکن ایمان کا نشہ وہ نہ تھا جو ایسی ترشیوں سے اتر جاتا گو ان پر سخت ابتلاء تھا۔ ایک طرف ماں کی جان کا خیال تھا اور دوسری طرف ایمان کے ضائع ہونے کا۔ ان حالات میں دنیادار لوگ اپنی ماں کو کسی عقیدہ پر قربان کرنے کے لئے بہت کم تیار ہو سکتے ہیں۔ لیکن حضرت سعد ایمان کو ماں کی جان سے بہت زیادہ قیمتی سمجھتے تھے چنانچہ ماں کی اس دھمکی کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا اور اسے صاف کہہ دیا کہ اگر تمہارے قالب میں سو جانیں بھی ہوں اور ایک ایک کر کے ہر ایک جان نکل جائے تو بھی میں اپنے دین کو نہ چھوڑوں گا۔

اسد الغابہ جلد 2 ص 292 ابن اثیر جزری۔ مکتبہ اسلامیہ طہران)

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتا

رسول اللہ ﷺ کو اپنے والدین پر ترجیح دینے کے سلسلہ میں حضرت زیدؓ کا اسوہ ایک روشن مثال ہے۔

حضرت زید بن حارثہؓ گو ایک اچھے خاندان کے نونہال تھے۔ لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے بچپن میں ہی ان کی متاع آزادی کو چھین لیا اور عکاظ کے بازار میں فروخت کے لئے لے آئے جہاں حکیم بن حزام نے خرید کر اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کے حضور پیش کر دیا اور اس طرح آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے۔

ایک دفعہ ان کے قبیلہ کے بعض لوگ بہ نیت حج مکہ میں آئے تو انہیں پہچان لیا اور جا کر ان کے والد کو خبر دی جس پر اس کا خوش ہونا ایک طبعی بات تھی۔ چنانچہ وہ اپنے بھائی کو ساتھ لے کر مکہ میں پہنچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بصد منت والحاح عرض کیا کہ میرے لڑکے کو آزاد کر دیں اور جو فدیہ چاہیں لے لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے فدیہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ زید کو بلا کر پوچھ لیا جائے اگر وہ جانا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ چنانچہ حضرت زیدؓ کو بلایا گیا اور آنحضرت ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کیا تم ان لوگوں کو جانتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں یہ میرے والد اور چچا ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر ان کے ساتھ جانا چاہو تو جا سکتے ہو۔ ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ بچپن میں والدین، عزیز و اقارب اور وطن عزیز سے دور ہو جانے والے کو اتنے لمبے عرصہ کی مایوسی کے بعد پھر جب ان سے ملنے کا موقعہ ملے اور پھر اپنے محبوب وطن میں جا کر ماں باپ، بہن، بھائیوں دوسرے رشتہ داروں دوست، احباب اور بچپن کے ہم جولیوں سے آزادانہ طور پر ملنے جلنے میں کوئی رکاوٹ بھی حائل نہ ہو تو اس کے جذبات ایسے وقت میں کیا ہو سکتے ہیں۔ سامنے باپ اور چچا کھڑے تھے اور اس یقین سے ساتھ ان کے دل بھرے ہوئے تھے کہ ہمارا لخت جگر اب ہمارے ساتھ جائے گا۔ جدائی کی دلگداز گھڑیاں اب ختم ہونے کو ہیں اور پھر اس کا کوئی دوبارہ امکان بھی نہ ہوگا کہ وہ تا عمر ہمارے پاس رہے گا۔ وہ یہ وہم بھی نہ کر سکتے تھے کہ جب زیدؓ کو آنحضور ﷺ جانے کا اختیار دے رہے ہیں تو انہیں اس میں کوئی تامل ہو سکتا ہے؟ مگر حضرت زیدؓ نے جواب دیا کہ میں حضورؐ پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ آپؐ ہی میرے ماں باپ ہیں۔ آپؐ کے در کو چھوڑ کر میں کہیں جانا پسند نہیں کرتا اس جواب کو سن کر ان کے والد اور چچا محو حیرت ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ زیدؓ کیا تم ہم پر غلامی کو ترجیح دیتے ہو۔ حضرت زیدؓ نے کہا کہ ہاں مجھے اس ذات پاکؐ میں ایسی خوبیاں نظر آئی ہیں کہ اس پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔

عشق ہے جس سے ہوں یہ سارے جنگل پر خطر
عشق ہے جو سر جھکا دے زیر تیغ آبدار

(طبقات ابن سعد جلد3 ص 40 تا42 بیروت۔1957ء)

مجھے رسول اللہ ؐ کے حوالے کر دو

ایک دن آنحضرت ﷺ نے ایک انصاری سے فرمایا تم اپنی لڑکی کے نکاح کا اختیار مجھے دیدو۔ وہ منتظر ہی تھے باغ باغ ہو گئے۔ لیکن آپ ؐ نے فرمایا میں اپنے لئے نہیں بلکہ جلبیب کے لئے پیغام دیتا ہوں جلبیب ایک ظریف الطبع صحابی ؓ تھے۔ انہوں نے جلبیب کا نام سنا تو بولے . اس کی ماں سے مشورہ کرلوں .ماں نے جلبیب کا نام سنا تو انکار کر دیا۔ لیکن لڑکی نے کہا" رسول اللہ ﷺ کی بات نامنظور نہیں کی جاسکتی مجھے آنحضور کے حوالہ کر دو۔ آپ ؐ مجھے کبھی ضائع نہیں کریں گے"۔

(مسند احمد جلد4 ص422 المکتب الاسلامی۔ بیروت)

دوسری روایت میں ہے:

حضرت جلبیب ؓ اچھی شکل و صورت کے مالک نہ تھے۔ آنحضرت ﷺ نے انصار کے ایک معزز گھرانے کی لڑکی کے ساتھ ان کا رشتہ تجویز کیا۔ مگر لڑکی کے ماں باپ کو اس پر اعتراض تھا۔ لڑکی کو اس کا علم ہوا تو قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی۔(احزاب۔37)

یعنی۔ کسی ایمان والے مرد یا عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملہ میں فیصلہ کر دیں تو پھر بھی اپنے معاملہ کا اپنی مرضی سے فیصلہ کریں۔

پھر کہا اس صریح حکم خداوندی کے ہوتے ہوئے میں حیران ہوں۔ کہ آپ اس تجویز کے کیوں مخالف ہیں۔ میں اس رشتہ پر رضامند ہوں۔ جو مرضی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ وہ ہی میری ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپ ؐ بہت مسرور ہوئے۔ اور اس لڑکی کی دینی و دنیاوی فلاح کے لئے دعا کی۔

(الاستیعاب برحاشیہ اصابہ جلد اول ص259 از ابن عبدالبر۔ مطبع مصطفیٰ محمد مصر۔1939ء)

یہ بے غرض اور سچی اطاعت بے ثمر نہیں رہتی۔ آخرت کا اجر تو ان دیکھا ہے یہ محبت تو اسی دنیا میں رنگ لاتی ہے ایسی عظمتیں عطا کرتی ہے کہ نسلیں فخر کرتی ہیں۔

بسرو چشم منظور ہے

ایک صحابی حضرت سعد الاسود سیاہ رنگ کے تھے۔ ان کی شکل و شباہت ان کی شادی میں روک تھی۔ اور ان کی ظاہری بدصورتی کی وجہ سے کوئی شخص ان کے ساتھ اپنی لڑکی کے رشتہ پر رضامند نہ ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول ؐ اللہ کوئی شخص مجھے اپنی لڑکی کا رشتہ دینے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ کیونکہ میری ظاہری شکل و صورت اور رنگ اچھا نہیں عمرو ؓ بن وہب قبیلہ بنو ثقیف کے ایک نوایمان یافتہ تھے۔ جن کی طبیعت میں درشتی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت سعد سے فرمایا کہ ان کے دروازے پر جا کر دستک دو اور بعد سلام کہو کہ نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمہاری لڑکی کا رشتہ میرے ساتھ تجویز کیا ہے۔ عمرو ؓ بن وہب کی لڑکی شکل وصورت کے علاوہ دماغی اور ذہنی لحاظ سے بھی نمایاں حیثیت رکھتی تھی۔ حضرت سعد ؓ ان کے مکان پر پہنچے اور جس طرح آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا اسی طرح کہا۔ عمرو ؓ بن وہب نے یہ بات سنی۔ تو آپ کے ساتھ سختی سے پیش آئے۔ اور اس تجویز کو ماننے سے انکار کر دیا لیکن بات اسی پر ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ آگے جو کچھ ہوا وہ اس قدر ایمان پرور ہے کہ تمام مذاہب و ملل کی تاریخ اس کی کوئی مثال پیش نہیں کر سکتی خود اندر لڑکی یہ ساری گفتگو سن رہی تھی اس کے باپ نے حضرت سعد کو جو جواب دیا اسے سن کو وہ واپس ہو گئے۔ اور اس کے سوا اور وہ کر بھی کیا سکتے تھے لیکن لڑکی خود باہر نکل آئی حضرت سعد کو آواز دے کر واپس بلایا اور کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ آپ کی شادی کی تجویز کی ہے تو پھر اس میں چون وچرا کی کیا گنجائش باقی رہ سکتی ہے؟ یہ تجویز مجھے بسرو چشم منظور ہے اور میں اس چیز پر بخوشی رضامند ہوں۔ جو خدا اور اس کے رسول ؐ کو پسند ہے اور ایمانی جرأت سے کام لے کر باپ سے کہا کہ آپ نے آنحضور ؐ کی تجویز سے اختلاف کر کے بہت غلطی کی ہے۔ اور بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے اور قبل اس کے کہ وحی الٰہی آپ کو رسوا کر دے۔ اپنی نجات کی فکر کیجئے۔ لڑکی کی اس ایمان افروز تقریر کا اس کے باپ پر بھی خاطر خواہ اثر ہوا۔ ان کو اپنی غلطی کا پوری طرح احساس ہو گیا اور فوراً بھاگے ہوئے دربار نبوی ؐ میں پہنچے اور عرض کی یا رسول ؐ اللہ مجھ سے بہت بڑی خطا سرزد ہوئی۔ مجھے سعد کی بات کا یقین نہ آیا تھا۔ اور میں نے خیال کیا کہ وہ یونہی یہ بات کہہ رہے ہیں۔ اس لئے انکار کیا۔ مگر اب مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو چکا ہے۔ اور صدق دل سے معافی کا خواستگار ہوں۔ میں نے اپنی لڑکی سعد سے بیاہ دی۔

(اسد الغابہ جلد2 ص268 از ابن اثیر جزری۔ مکتبہ اسلامیہ طہران)

قرعہ ڈالا گیا

حضرت سعد بن خیثمہ ؓ جنگ بدر کے وقت کم عمر تھے۔ تاہم شرکت کے لئے تیار ہو گئے چونکہ آپ کے والد بھی میدان جنگ میں جا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ایک کو ضرور گھر پر رہنا چاہئے اور بیٹے کو گھر رہنے کے لئے کہا۔ بیٹے نے جواب دیا کہ اگر حصول جنت کے علاوہ کوئی اور موقعہ ہوتا تو بسرو چشم آپ کے ارشاد کی تعمیل کرتا۔ اور اپنے آپ پر آپ کو ترجیح دیتا لیکن اس معاملہ میں میں ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ آخر فیصلہ اس بات پر ٹھہرا کہ قرعہ ڈال لیا جائے چنانچہ قرعہ میں بیٹے کا نام نکلا اور وہ شریک ہوئے اور شہادت پائی۔

قدم شہادت گہ محبت میں ہم نے رکھا ہے مسکرا کر
ہمارے سینے کھلے ہوئے ہیں کہاں ہیں تیر آزمانے والے

(اسد الغابہ جلد2 ص275 از ابن اثیر جزری مکتبہ اسلامیہ طہران)

یہ حضور ؐ کا بستر ہے

اہل مکہ نے جب حدیبیہ کا معاہدہ توڑ دینے کا اعلان کیا تو اس کے نتائج سوچ کر پریشان ہو گئے سردار قریش ابوسفیان بن حرب مدینہ آئے اور حضور ؐ کے پاس پہنچے آپ ؐ مکہ پر چڑھائی کا ارادہ فرما رہے تھے ابوسفیان نے آپ ؐ سے اس بارے میں گفتگو کی کہ صلح حدیبیہ کی میعاد میں اضافہ فرمادیں حضور ؐ نے قبول نہ فرمایا وہ وہاں سے اٹھے اور اپنی بیٹی اور حرم رسول ام حبیبہ ؓ کے پاس گئے جب وہاں پہنچے اور حضور ؐ کے بستر مبارک پر بیٹھنا چاہا تو حضرت ام حبیبہ ؓ نے اس بستر کو لپیٹ دیا۔ ابوسفیان نے کہا اے میری بیٹی کیا تو اس بستر کو مجھ پر ترجیح دیتی ہے؟ حضرت ام حبیبہ ؓ نے فرمایا میں بستر کو تم پر ترجیح دیتی ہوں اس لئے کہ یہ حضور ؐ کا بستر ہے اور تم ایک مشرک آدمی ہو۔ میں اچھا نہیں سمجھتی کہ تم حضور ؐ کے بستر پر بیٹھو۔

(طبقات ابن سعد جلد8 ص100 بیروت۔1958ء)

غیرت ایمانی

غیرت رسول تو انسان سے وہ وہ کام کراتی ہے کہ عام حالات میں اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

جنگ بنو المصطلق کے موقع پر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ سے واپس تشریف لا رہے تھے تو ایک جگہ پر ایک ہی کنواں تھا اور پانی نکالنے والے زیادہ تھے جلدی کی وجہ سے بعض لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ یہ اختلاف ایک طرف انصار میں اور دوسری طرف مہاجرین میں ہوا اور بغیر کسی ارادے کے دو پارٹیاں بن گئیں ایک طرف مہاجرین کا گروہ نظر آنے لگا اور ایک طرف انصار کا منافقوں کے سردار عبد اللہ بن ابی بن سلول نے جب یہ حالت دیکھی تو اس سے فائدہ اٹھانے کا ارادہ کیا اور انصار کو مخاطب کر کے بڑے زور سے کہا تم نے خود ہی ان لوگوں کو سر پر چڑھا لیا ہے ورنہ ان کی حیثیت کیا تھی کہ ہمیں ذلیل کرتے اب ذرا مدینے واپس پہنچ لینے دو مدینے کا سب سے بڑا معزز آدمی یعنی عبداللہ بن ابی بن سلول مدینہ کے سب سے ذلیل آدمی یعنی نعوذ باللہ من ذلک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے نکال دے گا۔(المنافقون۔9) صحابہ ؓ میں گو اس وقت اختلاف اور جوش پیدا ہو گیا تھا مگر عبداللہ بن ابی بن سلول کے مونہہ سے ان الفاظ کا نکلنا تھا کہ ان کے ہوش ٹھکانے آ گئے۔ انصار نے فوراً سمجھ لیا کہ ہمارے ایمان کی آزمائش کا وقت ہے انہوں نے جھگڑا وہیں ختم کر دیا اور مہاجرین کے لئے جگہ چھوڑ دی۔ مہاجرین نے تو اس وجہ سے جوش نہ دکھایا کہ خود ان کے ساتھ جھگڑا تھا مگر انصار میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں کہ اس فقرہ کے کہنے کے بعد عبداللہ بن ابی بن سلول زندہ رہنے کے قابل نہیں عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے کو جب اس کا علم ہوا تو اس نے بھی اپنے دل میں یہ فیصلہ کر لیا کہ میرا باپ اب زندہ رہنے کے قابل نہیں اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ؐ کو وہ بات پہنچی ہے جو میرے باپ نے کہی ہے آپ ؐ نے فرمایا ہاں پہنچی ہے اس کے بعد اس نے کہا یا رسول اللہ میرے باپ کے اس جرم کی سزا قتل کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے مگر میں ایک عرض کرتا ہوں کہ جب آپ میرے باپ کے قتل کا حکم دیں تو میرے ہاتھ سے اسے قتل کروائیں کیونکہ یا رسول اللہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ کسی اور شخص کے ہاتھ سے وہ قتل ہو اور میرا نفس کسی وقت مجھے یہ جوش دلائے کہ وہ سامنے میرے باپ کا قاتل جاتا ہے اس سے بدلہ لے میں چاہتا ہوں کہ میرا باپ میرے ہی ہاتھ سے قتل ہو جائے تاکہ کسی کا بغض میرے دل میں پیدا نہ ہو۔

مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے منع فرمادیا۔

(سیرت ابن کثیر جلد2 ص215 تا217 حالات غزوہ بنو مصطلق مترجم۔ مکتبہ قدوسیہ لاہور)

جنگ بدر میں حضرت ابوعبیدہ ؓ بن جراح کا والد اپنے بیٹے حضرت ابوعبیدہ کی گھات میں لگا رہا مگر ہر دفعہ حضرت ابوعبیدہ ؓ ہٹ جاتے اور محفوظ رہتے لیکن جب ان کا والد بار بار ان کے سامنے آیا تو حضرت ابوعبیدہ ؓ نے اسے قتل کر دیا۔

(مستدرک حاکم کتاب معرفۃ الصحابہ باب حلیۃ ابی عبیدہ)

مندرجہ ذیل حکم قرآنی کی اطاعت کا کیسا شاندار نظارہ ہے کہ تو ایسی کوئی قوم نہ پائے گا جو اللہ اور یوم آخر پر بھی ایمان لائی ہو اور اللہ اور اس کے رسول کی شدید مخالفت کرنے والے سے بھی محبت رکھتی ہو۔ خواہ ایسے لوگ ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں۔ یا ان کے

باقی صفحہ 8 پر

مکرم ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب

ہیپاٹائٹس بی اور سی خطرناک امراض ہیں دائمی ہیپاٹائٹس کا علاج اتنا مہنگا ہے کہ عام آدمی اس کا متحمل نہیں ہو سکتا

جگر کی سوزش کی اس بیماری پر پرہیز کے ذریعہ قابو پایا جا سکتا ہے

بیماریوں کا تفصیلی تعارف، تشخیص اور بچاؤ کے طریقے

پرہیز علاج سے بہتر ہے یہ مقولہ جتنا پرانا ہے اتنا ہی موثر بھی ہے۔ آج سائنس اور علم طب کی اتنی زیادہ ترقی کے باوجود اور بیماریوں کے علاج کے نت نئے طریقوں کی دریافت کے باوجود یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ یقیناً پرہیز علاج سے بہتر ہے۔ تقریباً تمام بیماریاں ایسی ہیں جن میں حفظ ماتقدم (Prophylaxis) یا پرہیز اختیار کر کے ہم ان بیماریوں سے بچ سکتے ہیں یا ان کی شدت میں کمی کر سکتے ہیں۔ مثلاً دل کی بیماریوں کے بچاؤ کے لئے خوراک کا پرہیز اور walk اور Exercise کی اہمیت مسلمہ امر ہے۔ اسی طرح سگریٹ نوشی سے پرہیز معدہ اور پھیپھڑوں کی بیماریوں اور کئی قسم کے کینسرز سے بچاؤ کے لئے ضروری ہے۔ نیز مختلف متعدی بیماریوں کے تدارک کے مختلف طریقے ہیں۔

اس تمہید کا مقصد آج کے اصل موضوع بحث (Topic) یعنی جگر کی سوزش (Hepatitis) میں پرہیز اور حفظ ماتقدم کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔ کیونکہ اس بیماری کی تشخیص اور علاج اتنا مہنگا ہے کہ ایک عام آدمی اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ مزید برآں مہنگی سے مہنگی ادویات کے استعمال کے باوجود اس بیماری کے 100% علاج میں ابھی تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ عوام الناس کو اس سے بچاؤ کے طریقوں سے آگاہ کیا جائے۔ تا کہ لوگ ان کو اختیار کر کے اس خطرناک بیماری سے محفوظ رہ سکیں۔ اس کے علاوہ اس بیماری کے دیگر اہم پہلو اور اس کے علاج کے متعلق بھی اس مضمون میں کچھ ذکر ہے۔

جراثیمی بیماری

جگر کی سوزش یا (Hepatitis) عام طور پر مختلف قسم کے جرثوموں (Viruses) سے ہوتی ہے۔ وائرس انتہائی چھوٹے خردبینی جاندار ہیں جو کہ عام خردبین سے نظر نہیں آتے بلکہ ان کو دیکھنے کے لئے مخصوص خردبین الیکٹران مائیکروسکوپ (Electron Microscope) استعمال کرنی پڑتی ہے۔ یہ وائرس ہیپاٹائٹس وائرس کہلاتے ہیں اور A,B,C,D,E وغیرہ کے ناموں سے موسوم ہیں۔ ان میں سے ہر وائرس الگ طرح کی بیماری پیدا کرتا ہے۔

ہیپاٹائٹس بی وائرس (HBV) اور ہیپاٹائٹس سی وائرس (HCV) آجکل بہت زیادہ اہمیت اختیار کر گئے ہیں اور یہ دوسرے وائرس (Viruses) کی نسبت زیادہ خطرناک اور پیچیدہ بیماری پیدا کرتے ہیں آج کا موضوع بھی یہی دو وائرس ہیں چونکہ یہ دونوں مختلف قسم کی بیماری پیدا کرتے ہیں لہٰذا دونوں کو الگ الگ بیان کیا جا رہا ہے۔

ہیپاٹائٹس "بی"

Hepatitis Virus "B"

یہ وائرس انسانی جسم میں جو بیماری پیدا کرتا ہے اسے "ہیپاٹائٹس بی" کہتے ہیں۔ یہ وائرس جب انسانی جسم میں داخل ہوتا ہے تو تقریباً 75% مریضوں میں کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی یا پھر بہت معمولی علامات ظاہر ہوتی ہیں اسے (Subclinical Infection) کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اس بیماری کے اکثر مریض اس بیماری سے بے خبر ہوتے ہیں۔ لیکن یہ وائرس بہرحال ان کے جسم میں داخل ہو چکا ہوتا ہے۔ بقیہ 25% مریضوں میں اس بیماری کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

تھکاوٹ۔ بھوک نہ لگنا۔ جی متلانا۔ قے آنا۔ پیٹ میں درد ہونا ہلکا بخار۔ جسم میں دردیں ہونا۔ بعض مریضوں میں یرقان بھی ہو سکتا ہے۔

جس کی شدت بیماری کی شدت کے مطابق ہوتی ہے۔ علامات والے بعض مریضوں میں یہ بیماری نہایت خطرناک (Fulminant) صورتحال اختیار کر لیتی ہے اور جگر کا ایک بڑا حصہ تباہ کر کے موت پر منتج ہو سکتی ہے۔ ایسے مریضوں کی تعداد تقریباً 1-2 فیصد بلکہ اس سے بھی کم ہوتی ہے۔ جو مریض اس بیماری سے بچ جاتے ہیں وہ بقیہ ساری زندگی اس بیماری سے محفوظ ہو جاتے ہیں اور دائمی (CHRONIC) ہیپاٹائٹس کا شکار نہیں ہوتے۔

(Hepatitis "B") کا شکار ہونے والے کل مریضوں میں سے تقریباً 80-90% مریض بالکل تندرست ہو جاتے ہیں اور ان میں اس بیماری کے خلاف آئندہ کے لئے قوت مدافعت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ اس خطرناک بیماری کا سب سے روشن پہلو ہے اس عمل کے لئے کسی بھی دوائی کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ یہ خودبخود قدرتی طور پر ہوتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہر بیماری کا مقابلہ کرنے اور قوت مدافعت پیدا کرنے کی صلاحیت ہر انسانی جسم کو ودیعت کر رکھی ہے۔ جس شخص میں یہ قوت زیادہ ہوگی وہ زیادہ بہتر طریقے سے اس بیماری کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ یہ قوت مریض کی عمر، صحت اور جسم میں داخل ہونے والے وائرس کی تعداد پر منحصر ہوتی ہے۔

CARRIERS

بقیہ 10-20% مریضوں میں سے نصف یعنی 5-10% ایسے ہوتے ہیں جو اس بیماری کے خلاف قوت مدافعت پیدا نہیں کر سکتے نہ ہی یہ وائرس ان کے جسم کو بظاہر کوئی نقصان پہنچاتے ہیں۔ گویا انسانی جسم اور Virus کے درمیان ایک قسم کا سمجھوتہ ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو Carrier کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ متعلقہ وائرس اپنے خون میں carry کرتا ہے اور اس سے یہ بیماری صحت مند انسان کو لگ سکتی ہے۔ یہ Carriers دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو تمام عمر بالکل ٹھیک ٹھاک رہتے ہیں۔ نہ ان میں کوئی علامات ظاہر ہوتی ہیں نہ ان کے جگر میں کسی قسم کی خرابی ہوتی ہے ان کو Healthy Carriers کہتے ہیں۔ دوسری قسم ان کی ہے جو بظاہر صحت مند ہوتے ہیں لیکن ان کے جگر میں سوزش شروع ہو جاتی ہے اور یہ عمل بہت Slow ہوتا ہے چونکہ ان مریضوں میں بھی بظاہر کوئی علامات نہیں ہوتیں لہٰذا انہیں بھی Healthy Carrier لیبل کر دیا جاتا ہے۔ ان مریضوں کی چھپی ہوئی جگر کی بیماری کا اندازہ جگر کے مخصوص ٹیسٹوں (Liver Function Test) سے لگایا جا سکتا ہے۔ دو ٹسٹ ALT,AST اس سلسلہ میں خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔

Carriers افراد کی تشخیص خون کے عام Screening ٹسٹ۔ HBSAG یا Australia Antigen ٹسٹ سے ہو جاتی ہے جو تمام اچھی لیبارٹریوں اور بلڈ بنکوں میں کیا جاتا ہے۔ ایسے مریض کو گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ اپنے جگر کے ٹسٹ کرواتے رہنا چاہئے۔ ایسا شخص کسی دوسرے کو خون نہیں دے سکتا۔ ایک اندازے کے مطابق اس وقت دنیا میں تقریباً 30 کروڑ Carrier اس بیماری کے موجود ہیں۔ ان افراد میں HBSAG ٹسٹ کا Positive ہونا ان کے لئے (ذاتی طور پر) خطرناک نہیں بلکہ جگر کی خرابی سے مطلع رہنا ان کے لئے زیادہ ضروری ہے۔

Chronic Hepatitis "B"

ہیپاٹائٹس "B" کے 5-10% مریض (Chronic) ہو جاتے ہیں اور یہ وائرس ایسے مریضوں کے جگر کو آہستہ آہستہ مستقل نقصان پہنچاتا رہتا ہے (یہ عمل کئی سالوں تک چلتا رہتا ہے) جب **جگر کی سوزش چھ ماہ کے اندر اندر ٹھیک نہ ہو تو ایسے مریض کو Chronic مریض لیبل کر دیا جاتا** ہے۔ ہر مریض میں اس بیماری کی شدت مختلف ہوتی ہے۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس نقصان کی شدت زیادہ ہوتی جاتی ہے جبکہ بعض ادویات کے استعمال سے یہ شدت کم بھی ہو جاتی ہے۔ ایسے مریضوں کا HBSAG ٹسٹ Positive آتا ہے۔ اس کے علاوہ جگر کے دیگر ٹسٹ Liver Function test خصوصاً (ALT,AST) کے رزلٹ ابنارمل (abnormal) ہوتے ہیں۔ ایسے مریضوں کو

اپنا معائنہ بار بار کروانا چاہئے تاکہ جگر کی خرابی کی شدت کا اندازہ ہوتا رہے۔ اس بیماری میں بعض ادویات بھی استعمال کی جاتی ہیں اور بعض مریضوں میں یہ ادویات موثر بھی ہوتی ہیں۔

ایسے مریضوں میں جگر کی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں جو بالآخر جگر کے سکڑاؤ (CIRRHOSIS) یا جگر کے کینسر (Carcinoma) پر منتج ہوتی ہیں۔ اور یہ مرض کی سب سے خطرناک شکل ہوتی ہے۔

Chronic Hepatitis "B" کا ایک نہایت اہم پہلو یہ بھی ہے کہ کسی بھی مریض کا "Chronic" ہو جانا اس کی عمر پر منحصر ہوتا ہے۔ جیسا کہ لکھا گیا ہے 5-10% افراد اس کا شکار ہوتے ہیں یہ شرح (Adults) یعنی بڑی عمر کے مریضوں کی ہے۔ جبکہ ایک تا پانچ سال کی عمر کے بچوں میں Chronic ہونے کی شرح 30-50% اور ایک سال سے کم عمر بچوں (Infants) میں Chronic بیماری کی شرح 80-90% تک ہوتی ہے۔ یہ Hepatitis "B" کا سب سے تاریک اور خطرناک پہلو ہے۔ ایک اندازے کے مطابق امریکہ کے 10-12 لاکھ افراد (Chronic) بیماری کا شکار ہیں۔

ہیپاٹائٹس سی وائرس

(Hepatitis C Virus)

یہ وائرس (HCV) انسانی جسم میں جو بیماری پیدا کرتا ہے اسے ہیپاٹائٹس "سی" کہتے ہیں۔ اس بیماری میں بھی زیادہ تر افراد (تقریباً 75%) میں کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی۔ جن مریضوں میں اس کی علامات ظاہر ہوتی ہیں وہ Hepatitis "B" سے ملتی جلتی ہیں لیکن شدت میں اس سے کم ہوتی ہیں۔ اور اس میں Fulminant Hepatitis کی شرح بھی ہیپاٹائٹس "B" سے کم ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ بیماری Hepatitis B سے کہیں زیادہ خطرناک سمجھی جاتی ہے کیونکہ اس میں مریض کے (Chronic) بن جانے کی شرح اس سے کہیں زیادہ ہے۔ بعض تحقیقات کے مطابق یہ شرح 50% سے بھی زائد ہوتی ہے جبکہ بعض اندازوں کے مطابق یہ شرح 80% تک ہو سکتی ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً 40 لاکھ امریکن اس بیماری کا شکار ہو چکے ہیں۔ جبکہ W.H.O کی تحقیقات کے مطابق دنیا کے 3% افراد کو جو کہ ایک بہت بڑی تعداد ہے۔ (Infect) کر چکا ہے۔ ایک اور اندازے کے مطابق دنیا میں اس بیماری کے 17 کروڑ سے زائد (CARRIERS) ہیں جن کی تعداد مزید بڑھتی جا رہی ہے کیونکہ اس کی تشخیص کی سہولیات بھی آہستہ آہستہ بہتر ہو رہی ہیں۔

یہ وائرس 1989ء میں دریافت ہوا تھا لہٰذا اس کے بارے میں تیزی سے تحقیقات ہو رہی ہیں۔ اس وائرس کے بارے میں حاصل شدہ معلومات اب بھی (HBV) کی نسبت کافی کم ہیں۔

آجکل اس بیماری کی تشخیص ایک ٹسٹ Anti HCV-Ab کے ذریعے کی جا رہی ہے۔ جو کہ براہ راست (HCV) کو Detect نہیں کرتا بلکہ جسم میں اس کے خلاف پیدا ہونے والے مدافعتی پروٹین (Antibody) کو Detect کرتا ہے۔ اس Antibody کو Detect کرنے سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ (HCV) وائرس اس وقت جسم میں موجود ہے یا نہیں۔ لیکن یہ بات یقینی ہوتی ہے کہ یہ وائرس HCV اس کے جسم کو (Infect) کر چکا ہے۔ لہٰذا اس شخص کا خون کسی دوسرے کو نہیں دیا جا سکتا۔ HCV سے جو افراد (Chronic) مریض بن جاتے ہیں۔ ان میں سے 10-20% جگر کے سکڑاؤ (Cirrhosis) کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جو کہ نہایت خطرناک اور پیچیدہ بیماری ہے اس عمل میں 5-30 سال لگتے ہیں۔ Cirrhosis کے چند مریضوں (تقریباً 15%) جگر کا کینسر (Carcinoma) بھی ہو جاتا ہے اب ان دونوں بیماریوں کا ذکر مشترکہ طور پر آئے گا۔

تشخیص Diagnosis

ہیپاٹائٹس بی اور سی کی تشخیص عموماً اتفاقی طور پر ہو جاتی ہے کیونکہ اس بیماری سے متاثر ہونے والے زیادہ تر مریض (Asymptonetic) ہوتے ہیں یعنی ان میں کوئی علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔ اور یہ مرض لیبارٹری کے دو عام (Screening Tests) یعنی HBs Ag اور HCV-Ab کے ذریعے Detect ہو جاتا ہے۔ یہ دونوں ٹیسٹ انتقال خون سے قبل بھی کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا ان دونوں کی تشخیص بہت آسان ہو گئی ہے۔

وہ مریض جن میں علامات ظاہر ہوتی ہیں ان کی تشخیص عموماً ڈاکٹر کے ذریعے ہوتی ہے۔ بعض مریضوں میں یرقان کی علامات ظاہر ہوتی ہے جس میں مریض کے HBs-Ag اور HCV-Ab ٹسٹ ضرور کروانے چاہئیں بعض اوقات یرقان اور دیگر علامات اتنی شدید ہوتی ہیں کہ مریض خود ڈاکٹر کو بتاتا ہے کہ مجھے یرقان ہو گیا ہے۔ اور فلاں فلاں علامت بھی ظاہر ہوئی ہے۔ ایسے مریضوں میں جگر کی خرابی کی شدت جانچنے کے لئے جگر کے مخصوص ٹسٹ Liver Function Tests بھی کروائے جاتے ہیں۔ جن میں ALT اور AST خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

علاج

Treatment

چونکہ ان دونوں بیماریوں کے مریضوں میں عموماً علامات ظاہر نہیں ہوتیں لہٰذا ابتدائی طور پر اکثر ان کی تشخیص نہیں ہوتی۔ اسی دوران قدرتی طور پر انسانی جسم ان بیماریوں کے خلاف مدافعت کی کوشش شروع کر دیتا ہے جس میں عموماً انسانی جسم اس بیماری پر غالب آ جاتا ہے۔ یہ قوت مدافعت (Immunity) متاثرہ شخص کی عمر، صحت اور اس میں داخل ہونے والے وائرس کی قسم اور مقدار پر منحصر ہوتی ہے۔ جن مریضوں میں یہ وائرس مکمل طور پر جسم سے خارج ہو جائیں وہ (Immune) ہو جاتے ہیں۔ اور (Chronic) بیماری کا شکار نہیں ہوتے۔ جبکہ وہ مریض جو اس وائرس کو خارج نہیں کر سکتے وہ (Chronic) ہو جاتے ہیں۔ ایسے مریضوں میں مخصوص (Anti-Viral Agents) ادویات بھی استعمال کی جا سکتی ہیں۔ جن کی مدد سے تقریباً 50% ایسے مریضوں میں اچھے نتائج ملتے ہیں لیکن ان میں سے بھی تقریباً 50% مریضوں میں بیماری دوبارہ عود کر آتی ہے۔ اور یہ علاج بھی نہایت مہنگا ہوتا ہے۔ جس کا ایک عام آدمی متحمل نہیں ہو سکتا۔

ہیپاٹائٹس بی اور سی کے وہ مریض جن میں یہ مرض پیچیدہ ہو کر جگر کے سکڑاؤ (Cirrhosis) میں تبدیل ہو جائے۔ ان کو صرف Supportive تھراپی دی جا سکتی ہے۔ مگر جگر کے سکڑاؤ (CIRRHOSIS) کا کوئی علاج دریافت نہیں ہو سکا۔ اسی طرح جگر کے سرطان کا موثر علاج بھی اب تک دریافت نہیں ہو سکا۔

Hepatitis کا علاج اس بیماری کی Stage اور نوعیت پر منحصر ہوتا ہے۔ اور تمام تر تحقیقات کے باوجود اس بیماری کا 100% شافی علاج اب تک دریافت نہیں ہو سکا۔

حفظ ماتقدم

Prophylaxis

علاج کا ایک اہم پہلو حفظ ماتقدم ہے۔ ہیپاٹائٹس "B" سے بچاؤ کا سب سے موثر طریقہ اس بیماری کے خلاف Vaccination کروانا ہے۔ یہ ٹیکے ہر عمر کے افراد کو لگائے جا سکتے ہیں۔ وہ افراد جن کو یہ بیماری ہونے کا زیادہ خطرہ اور امکان ہوتا ہے (مثلاً ڈاکٹرز پیرامیڈیکل سٹاف) انہیں یہ Vaccination ضرور کروا لینی چاہئے۔

ہیپاٹائٹس "C" کے بچاؤ کے لئے ابھی تک کوئی Vaccination تیار نہیں ہو سکی۔

روک تھام

(Prevention)

اب اس بیماری کے سب سے اہم پہلو کی طرف آتے ہیں۔ یعنی ایسا پرہیز کیا جائے۔ جس سے Hepatitis کے موذی مرض سے بچا جا سکے۔ یعنی یہ مرض انسان پر حملہ آور ہی نہ ہو سکے۔ یہ جاننے کے لئے ان راستوں اور طریقوں کو جاننا نہایت ضروری ہے جس کے ذریعے یہ وائرس انسانی جسم میں داخل ہوتے ہیں HBV اور HCV دونوں مندرجہ ذیل طریقوں اور راستوں سے انسانی جسم میں داخل ہوتے ہیں۔

ہیپاٹائٹس "B" اور "C" کے پھیلاؤ کے اسباب

1۔ ہیپاٹائٹس "B" اور "C" سے متاثرہ خون کے انتقال سے۔

2۔ استعمال شدہ سرنج کو ایک سے زیادہ افراد میں استعمال کرنے سے۔

3۔ ایسے آلات جراحی سے جو صحیح طریقے سے Sterlize نہ کئے گئے ہوں۔

4۔ وہ تمام اوزار جن سے انسانی جسم پر زخم آئے۔

ان میں حجام کے وہ اوزار (بلیڈ وغیرہ) جو آلودہ ہوں۔ کان اور ناک چھیدنے والی جراثیم آلودہ سوئیاں اور جسم پر نام کندہ کرنے والے (Tatooing) اوزار شامل ہیں۔

5۔ متاثرہ شخص کے ساتھ جنسی ملاپ سے۔

6۔ متاثرہ حاملہ ماں سے پیدا ہونے والے بچے کو۔

7۔ جراثیم آلودہ گھریلو اشیاء کے استعمال سے مثلاً ایسے آلودہ ٹوتھ برش جن پر خون لگ جائے۔

مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کر کے اس مہلک اور موذی مرض سے بچا جا سکتا ہے کیونکہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔

1۔ اس بیماری کے متعلق عمومی آگاہی ہونا۔

2۔ انتقال خون کے وقت ہمیشہ تصدیق شدہ خون حاصل کریں۔

3۔ ہمیشہ ڈسپوزیبل سرنج استعمال کریں۔

4۔ تمام تیز دھار آلات کے استعمال میں احتیاط کریں۔ یعنی کسی دوسرے کا بلیڈ یا ریزر استعمال نہ کریں۔ حجام کے آلات بھی جراثیم آلودہ نہ ہوں۔ شیو کرواتے وقت بلیڈ ضرور بدلوالیں۔

5۔ کسی دوسرے کا ٹوتھ برش بھی استعمال نہ کریں۔

6۔ کان اور ناک وغیرہ چھدوانے والے آلات Sterlize ہونے چاہئیں۔

7۔ جنسی تعلقات میں احتیاط اور دینی روایات کی پابندی کریں۔

8۔ Hepatitis B سے 100% بچاؤ صرف متعلقہ ویکسین سے ہی ممکن ہے۔ جبکہ C

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

☆ مکرم سلیم احمد صاحب ابن مکرم فضل قادر صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال صدر محلہ نصیر آباد حلقہ سلطان تقریباً ایک ہفتہ شدید بیمار رہنے کے بعد مورخہ 20-2-2001 کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں حرکت قلب بند ہونے کے باعث اچانک وفات پا گئے۔

مرحوم موصی تھے۔ مورخہ 21-2-2001 کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال نے دعا کروائی۔ نماز جنازہ اور تدفین کے موقع پر کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔

مرحوم مولوی فتح دین صاحب دھرم کوٹ بگہ (رفیق) حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے تھے۔ عرصہ 9 سال سے بطور صدر محلہ خدمت کر رہے تھے۔ نیز ایک لمبا عرصہ تک محلہ کی بیت الذکر کے امام الصلوۃ رہے۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 5 بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹی شادی شدہ ہے۔ مرحوم کے والدین بقید حیات ہیں۔ بوقت وفات مرحوم کی عمر 55 برس تھی۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم نعیم احمد صاحب کارکن دفتر تحریک جدید ہیں۔

احباب کرام سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم عبدالرشید شاہد صاحب دارالیمن وسطی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (سابقہ کارکن دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان) اہلیہ مکرم محمد امین صاحب مرحوم مورخہ 16-2-2001 بروز جمعہ بعمر 84 سال دارالیمن وسطی (ب) ربوہ میں صبح 9 بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ مکرم خواجہ برکت اللہ طاہر حال کینیڈا اور مکرمہ مسعودہ اکمل صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل مرحوم (سابق مربی انچارج ہالینڈ) کی والدہ تھیں۔

مورخہ 18-2-2001 بروز اتوار صبح دس بجے مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد) نے [illegible] صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم عبدالحلیم احمد صاحب (استاذ جامعہ احمدیہ) ربوہ نے دعا کروائی۔

تقریب نکاح و شادی

☆ مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب مربی سلسلہ مینجر نصرت آرٹ پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

عزیزم مکرم طارق حیدر صاحب ٹورانٹو کینیڈا ابن مکرم محمد شفیق قیصر صاحب مرحوم (مربی سلسلہ) کی تقریب شادی محترمہ عزیزہ عائشہ ظفر بنت مکرم قریشی ظفر اقبال صاحب نائب امیر جماعت اسلام آباد کے ساتھ مورخہ 7 جنوری 2001ء بروز اتوار مارگلہ ہوٹل اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ تقریب رخصتی کے موقع پر محترم چوہدری منیر احمد صاحب فرخ امیر جماعت اسلام آباد نے دعا کرائی۔ اگلے روز عزیزم طارق حیدر کی والدہ محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ نے ربوہ میں انصار اللہ کے لان میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اور محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔

عزیزم مکرم طارق حیدر صاحب کا نکاح مورخہ 18 فروری 2000ء کو بعد نماز جمعہ بیت الذکر اسلام آباد میں بعوض حق مہر 10 ہزار کینیڈین ڈالر مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا تھا۔

نیز عزیزہ مکرمہ سعدیہ شفقت بنت مکرم محمد شفیق قیصر مرحوم کا نکاح ہمراہ مکرم وحید احمد صاحب ابن مکرم ادریس احمد صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں نے مورخہ 19 جنوری 2001ء کو بعد از نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔

عزیزم مکرم طارق حیدر اور عزیزہ مکرمہ سعدیہ شفقت مکرم و محترم منشی محمد صادق صاحب مرحوم (سابق مختار عام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب) کے پوتے اور پوتی ہیں اور مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب (درویش قادیان ابن حضرت بھائی مرزا برکت علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود) کے نواسے اور نواسی ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ ہر دو رشتے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

☆☆☆☆

خبریں

ربوہ: 22- فروری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 14 زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعہ 23 فروری - غروب آفتاب: 6.04

☆ ہفتہ 24 فروری - طلوع فجر: 5-18

☆ ہفتہ [illegible] فروری - طلوع آفتاب: 6.40

آبدوزوں پر ایٹمی ہتھیار نصب کئے جائیں گے - ڈپٹی چیف آف نیول سٹاف ایڈمرل افضل طاہر نے کہا ہے کہ ہم مستقبل میں بھارتی نیوکلیئر میزائلوں کے توڑ کے لئے اپنی آبدوزوں پر ایٹمی ہتھیار نصب کرنے پر غور کر رہے ہیں دشمن کراچی کی ناکہ بندی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے پاکستان نیوی کسی بھی بیرونی جارحیت کا مقابلہ کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے وہ پی این ایس حیدر میں پاک بحریہ اور سعودی عرب کی مشترکہ دفاعی مشقوں کے بارے میں پریس بریفنگ دیتے ہوئے صحافیوں کے سوالات کے جواب دے رہے تھے۔

گھریلو صارفین کے لئے گیس مہنگی - وفاقی کابینہ نے گیس کے گھریلو صارفین کو دی جانے والی 6- ارب روپے کی سبسڈی ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس سے گیس کی قیمتوں میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ تاہم اس اضافہ کا اطلاق ان 40 فیصد گھریلو صارفین پر نہیں ہوگا جن کی ماہانہ کھپت 100 کیوبک میٹر تک ہوگی۔ سبسڈی پر خاتمے کے بعد نئے نرخوں کا اعلان کر دیا جائے گا۔ جن کا اطلاق یکم اپریل سے ہوگا۔

پارٹی تقسیم کرنے کی کوشش ناکام

پاکستان مسلم لیگ نے کہا ہے کہ 19 فروری کو لاہور میں پاور آف گنز کے ذریعے پاکستان کی وفاقی سیاسی جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ مسلم لیگ کے نائب صدر اور چیف کوآرڈینیٹر نے ایک ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام سیاسی جماعتوں نے مہذب جمہوری سیاسی معاشرہ قائم کرنے کا تہیا کیا ہوا ہے۔

آزاد کشمیر میں الیکشن جون میں ہوں گے۔

آزاد کشمیر میں آئندہ عام انتخابات جون 2001ء میں ہوں گے۔ الیکشن کمیشن کے ذرائع کے مطابق مارچ میں انتخابات کی تاریخ اور انتخابی شیڈول کا اعلان کر دیا جائے گا۔ تاہم ابھی تک انتخابات کی کسی حتمی تاریخ کا فیصلہ نہیں ہوا۔ یہ انتخابات فوج کی نگرانی میں نہ کرانے

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ صفحہ 6

Hepatitis کی ویکسین ابھی تک تیار نہیں کی جا سکی۔

یہ مندرجہ بالا احتیاطی تدابیر انگلیوں (Fingertips) پر یاد ہونی چاہئیں۔ اور دیگر افراد کو بھی ان کی تلقین کرتے رہنا چاہئے۔ امید ہے کہ اس طرح ہم اس موذی مرض کو اپنے معاشرے میں کم کر سکیں گے۔

خلاصہ

اس تمام مضمون کا مقصد مندرجہ ذیل نکات قارئین کو ذہن نشین کروانا ہے۔

1۔ Hepatitis سے بچاؤ کے لئے پرہیز کی غیر معمولی اہمیت واضح کرنا۔

2۔ ان کو اس بیماری کے نتائج سے آگاہ کرنا۔ جو لوگ اسے بالکل معمولی بیماری سمجھتے ہیں انہیں اس پر خصوصی توجہ دینی چاہئے اس کے برعکس جو لوگ اس بیماری سے بہت گھبرا جاتے ہیں اور اپنے آپ کو "اچھوت" سمجھنا شروع کر دیتے ہیں یا دوسرے انہیں "اچھوت" لیبل کر دیتے ہیں یا "کالا یرقان" کا خطاب دے دیتے ہیں انہیں ایسا کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ مریض کو چاہئے کہ اپنی بیماری کے متعلق مستند ڈاکٹر کی رائے حاصل کرے اور ہمت اور حوصلے سے بیماری کا علاج کروائے۔

3۔ اس بیماری کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور تمام تر احتیاطی تدابیر اختیار کرنے سے ہم اس بیماری سے بچ سکتے ہیں۔ لیکن اگر بیماری ہو جائے تو تمام تر علاج کے باوجود اس مریض کے تندرست ہونے کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ جس شخص کو بچانا چاہے بچاتا ہے۔ کسی بھی مریض کا مرجانا، Chronic مریض بن جانا، Carrier بن جانا یا مکمل طور پر بچ جانا مریض کے اپنے اختیار میں نہیں بلکہ کلیتاً خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جبکہ لوگ اس اصول کو Probability کے نام سے موسوم کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھے۔ آمین

بقیہ صفحہ 7

انتخابات میں شناختی کارڈ کی پابندی لازمی قرار دینے، اسلحہ کی نمائش پر پابندی، وال چاکنگ پر پابندی، اور موجودہ انتخابی فہرستوں کے مطابق ہی انتخابات کرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

بعض وضاحتیں۔ یورپی کمیشن نے سوشل ایکشن پروگرام کے لئے فنڈز جاری کرنے سے پہلے پروگرام کے مستقبل کے بارے میں حکومت پاکستان سے بعض یقین دہانیاں مانگ لی ہیں۔ واضح رہے کہ پانچ کھرب روپے کے اس پروگرام کے لئے یورپی کمیشن خطیر حصہ فراہم کرتا ہے۔ یورپی کمیشن نے ملک میں جاری سیاسی صورتحال کے پیش نظر اپنے حصے کا فنڈ روک لیا تھا۔

چینی مجاہدین بھی شہید مقبوضہ کشمیر میں جہادی غرض سے آئے ہوئے چین کے شمال مغربی صوبہ سنکیانگ کے چار "اوئی گر" مجاہدین بھارتی فوج سے مقابلے میں شہید ہو گئے۔ اس بات کا انکشاف ہندوستان ٹائمز نے کیا ہے۔

جہادی تحریکیں کچلنے کی امریکی کوشش۔ امریکہ کی نئی انتظامیہ نے پاکستان سے مشرق وسطیٰ تک پھیلنے والی اسلامی جہادی تحریکوں کے خاتمے کے لئے کوششیں شروع کر دی ہیں اور صدر صدام کے خلاف امریکی جنگ اسی منصوبے کا حصہ ہے۔ ایک امریکی جریدے کے مطابق صدر صدام کے حوالے سے صدر بش کی سب سے پہلی ترجیح صدام کے بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے بھاری ہتھیاروں کا خاتمہ کرنا ہے۔ اس لئے عراق میں اقوام متحدہ کے ہتھیاروں کے معائنہ کاروں کو دوبارہ بھیجنے کی راہ ہموار کی جائے گی۔

پنجاب میں گداگری کی صورتحال۔ حکومت پنجاب نے لاہور ہائی کورٹ کو آگاہ کیا ہے کہ 1958ء میں بنایا گیا قانون اس قابل نہیں رہا کہ وہ صوبہ میں گداگری روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اور معاشرہ کے نام پر دھبہ ہے حکومتی ادارے اس سے پوری طرح باخبر ہیں۔ ماضی میں گداگروں کی بحالی کے لئے فیملی ہومز قائم کئے گئے تھے۔ مگر صوبائی حکومت کی مالی مجبوریوں کے باعث یہ ادارے بند کر دیئے گئے۔ جبکہ زکوٰۃ اور بیت المال سے بھی ان کے لئے فنڈز کی فراہمی بند ہو گئی ہے۔

صوبائی اسمبلیوں کی بحالی کا امکان۔ معطل اسمبلیوں کی بحالی کے زیر غور آپشن پر عملدرآمد کے باعث پہلے مرحلے میں صوبائی اسمبلیوں کی بحالی کا امکان ہے۔

ہومیوپیتھک علمی نشست

☆احمدیہ ہومیوپیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن پاکستان (ربوہ) کے زیر انتظام 23 فروری بروز جمعہ 2 تا 3 بجے بعد دوپہر ہال نصرت جہاں اکیڈمی (انٹر کالج) ربوہ میں ایک علمی نشست منعقد ہو گی۔ جس کا خصوصی موضوع "ذیابیطس" ہے۔ ایسوسی ایشن کے تمام ممبران کے علاوہ ہومیوپیتھی میں دلچسپی رکھنے والے دیگر حضرات و خواتین کو بھی شرکت کی عام دعوت ہے۔ (صدر۔ ایسوسی ایشن)

بقیہ صفحہ 4

خاندان میں سے ہوں۔ یہی مومن ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا ہے اور اپنی طرف سے کلام بھیج کر ان کی مدد کی ہے۔ وہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ان میں رہتے چلے جائیں گے اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے وہ اللہ کا گروہ ہیں۔ اور سن رکھو کہ اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہوا کرتا ہے۔ (المجادلہ۔23)

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں
اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر۔ رفیق دماغ
کا استعمال ساتھ جاری رہے تو رزلٹ اللہ کے فضل کے ساتھ
توقع کے مطابق ہوگا۔ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے
رفیق دماغ۔ کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں
قیمت فی ڈبی۔/25 روپے کورس 3 ڈبیاں۔
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

اوقات 5 تا 9 بجے شام
ہوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوالناصر
ناغہ بروز جمعہ
مقبول ہومیوپیتھک فری ڈسپنسری
زیر سرپرستی مقبول احمد خان
مخیر حضرات ہومیوپیتھک فری ڈسپنسری کا قیام کر کے
زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
دکھی انسانیت کی خدمت کریں
042-6306163
بس سٹاپ بستان افغاناں۔ تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان شجرکاری ٹیبل ڈیزائن۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

حملات کے بارے آپ اپنی گاڑی کے انجن اور گیئر بکس کی حفاظت کیسے کر سکتے ہیں
LIQUI MOLY
A German Product
MOS2 ANTIFRICTION ایم او ایس ٹو اینٹی فیکشن
پٹرول، ڈیزل اور موبل آئل کا خرچ کم کرتا ہے۔
اچانک انجن کے جام ہونے کا خطرہ ختم ہو جاتا ہے۔
پچاس فیصد انجن کے پرزوں کی رگڑ ختم ہو جاتی ہے اور انجن کے شور میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔
DIESEL SYSTEM CLEANER ڈیزل سسٹم کلینر
انجیکٹر ٹپس کو جام ہونے سے روکتا ہے۔
اس کیمیکل کے استعمال سے آپ انجن کو 30,000 کلومیٹر تک بحفاظت چلا سکتے ہیں
ڈیزل پمپ، نوزل اور ہیٹر کو کھلوانے یا تبدیل کرانے کی ضرورت نہیں۔
انجن کی تھرتھراہٹ کو ختم کرتا ہے اور ڈیزل کو 99.9 جلنے میں مدد دیتا ہے۔
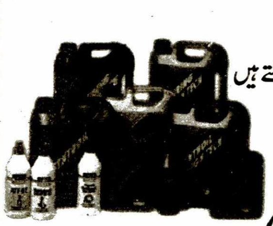
Synthoil High Tech - 5 - W40 HD 15000 km
MOS2 Lechtlauf -10 W - 40 HD 12000 km
Turning High Tech 15 W 40 HD 10000 km

Environmental Protection
Has Top Priority At LIQUI MOLY
A WAR AGAINST POLLUTION
9/224 Ferozpur Road, Muslim Town More, Lahore 54600 Pakistan
Fifty + Lubrication Motor Oil
Ph: 92-42- 756 6360
Fax: 92-42- 755 3273
E-mail: flmaisa@wol.net.pk

ضرورت ہے
گھریلو خدمات کے لئے ادھیڑ عمر کے میاں بیوی کی ضرورت ہے۔ رہائش اور معقول معاوضہ دیا جائے گا۔ ضرورت مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔
راجہ رشید احمد۔ دار الصدر شمالی ربوہ فون 419
راجہ رفیق احمد ۔ فون 771

English Speaking Course
TOEFL اور IELTS کی تیاری
کراچی سے آئے ہوئے Teacher کی نگرانی میں انگریزی بول چال اور غیر ملکی تعلیمی اداروں میں داخلے کے لئے لازمی English ٹیسٹ TOEFL اور IELTS کی تیاری
کلاسز کا آغاز 24 فروری 2001ء
I.I.T.
6/50 Darul-Aloom Wasti
ph:211629

CPL No. 61

ضرورت ہے
برائے سیل مین عمر 25 تا 35 سال تعلیم کم از کم میٹرک
خود ملیں انٹرویو مورخہ 26-2-2001 کو ہوگا
میاں بھائی پٹہ کمانی فیکٹری گلی نمبر 5
نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون 7932514-16